شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کا رسالہ

واجِبُنا نَحوَ مَا أَمَرَنَا اللّٰهُ بِهِ

کا اردو ترجمہ

ہمارے اوپر کیا واجب ہے؟

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد

قَالَ شَيخُ الإِسلَامِ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الوَهَّابِ رَحِمَهُ اللهُ

إذَا أمَرَ اللهُ العَبدَ بِأمرٍ وَجَبَ عَلَيهِ فِيهِ: سَبعُ مَرَاتِب الأولى: العِلمُ بِهِ الثَّانيةُ: مَحَبَّتُهُ الثَّالثةُ: العَزمُ على الفِعلِ الرَّابِعَةُ: العَمَلُ الخَامِسَةُ : كَونُهُ يَقَعُ عَلَى المَشرُوعِ خَالِصاً صَوَاباً السَّادِسَةُ : التَّحذِيرُ مِن فِعلِ مَا يُحبِطُهُ والسَّابِعَةُ الثَّبَاتُ عَلَيهِ	جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کسی چیز کا حکم دیتا ہے تو یہ اس پر سات مراتب (درجات) میں واجب ہوتی ہیں۔ پہلا درجہ: اس کے بارے میں علم ہونا دوسرا: اس سے محبت ہونا تیسرا: اسے کرنے کا عزم ہونا چوتھا: عمل کرنا پانچواں: اسے اخلاص اور صحیح طریقہ کے مطابق انجام دیا جائے چھٹا: ان چیزوں سے آگاہ رہنا جو اس عمل کو ضائع کر دے اور ساتواں: اس پر ثابت قدم رہنا۔
إذَا عَرَفَ الإنسانُ أنَّ اللهَ أمَرَ بِالتَّوحِيدِ وَنَهَى عَنِ الشِّركِ أو عَرَفَ أنَّ اللهَ أَحَلَّ البَيعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا أو عَرَفَ أنَّ اللهَ حَرَّمَ أَكلَ مَالَ اليَتِيم وَأَحَلَّ لِوَلِيِّهِ أن يَأكُلَ بِالمَعروفِ إن كانَ فَقِيراً، وَجَبَ عَلَيهِ أن يعلَمَ المأمورَ بِهِ وَيَسألَ عَنهُ إلى أن يَعرِفَهُ وَيَعلَمَ المَنهيَّ عَنهُ وَيَسألَ عَنهُ إلى أن	جب انسان اس بات کو جان گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے توحید کا حکم دیا ہے اور شرک سے روکا ہے، یا اس بات کو جان چکا کہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے یا یہ جان چکا کہ اللہ نے یتیم کا مال کھانا حرام کیا ہے، اور اس کا ولی اگر فقیر (ومحتاج) ہے تو اس کے لئے دستور کے مطابق کھانا جائز کیا ہے، تو اس پر واجب ہے کہ جس چیز کا اسے حکم دیا گیا ہے اسے جانے اور اس کے بارے میں سوال

يَعرِفَهُ ،وَاعتَبِر ذلك بِالمَسأَلَةِ الأُولَى وَ هِيَ مَسأَلَةِ التَّوحِيدِ وَ الشِّركِ. أكثَرُ النَّاسِ عَلِمَ أنَّ التَّوحِيدَ حَقٌ وَالشِّرك بَاطِلٌ وَ لَكِن أَعرَضَ عَنهُ وَلَم يَسأَل وَ عَرَفَ أنَّ اللهَ حَرَّمَ الرِّبَا وَبَاعَ وَاشتَرَى وَلَم يَسأَل وَعَرَفَ تَحرِيمَ أَكلِ مَالِ اليَتِيم وَجَوَازَ الأَكل بِالمَعرُوف وَ يَتَوَلَّى مَالَ اليَتِيم وَلَم يَسأَل.	کرے یہاں تک کہ وہ اسے جان لے۔ اسے پہلا مسئلہ مان لو ،جو توحید اور شرک کا مسئلہ ہے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ توحید حق ہے اور شرک باطل ہے لیکن اس سے اعراض کرتے ہیں اور پوچھتے نہیں، اور وہ یہ جانتے ہیں کہ اللہ نے سود کو حرام کیا ہے اور (اس کے باوجود کہ) وہ خرید و فروخت کرتے ہیں مگر اس کے بارے میں نہیں پوچھتے، وہ جانتے ہیں کہ یتیم کا مال کھانا حرام ہے اور معروف طور پر کھانا جائز ہے مگر جب یتیم کا مال ان کے پاس آتا ہے تو اس کے بارے میں نہیں پوچھتے۔
المَرتَبَةَ الثَّانِيَةُ : مَحَبَّةُ مَا أَنزَلَ الله وَكُفرُ مَن كَرِهَهُ لِقَولِهِ تَعَالَى ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُم كَرِهُوا مَآ أَنزَلَ اللهُ فَأَحبَطَ أَعمَٰلَهُم﴾ فأكثَرُ النَّاسِ لَم يُحِب الرَّسُولَ بَل أَبغَضَهُ وَأَبغَضَ مَا جَاءَ بِهِ وَلَو عَرَفَ أَنَّ اللهَ أَنزَلَهُ.	دوسرا مرتبہ: جو اللہ نے نازل کیا ہے اس سے محبت کرنا اور جو اسے ناپسند کرتا ہے اس کے کفر کو جاننا، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُم كَرِهُوا مَآ أَنزَلَ اللهُ فَأَحبَطَ أَعمَٰلَهُم﴾ (یعنی: یہ اس لئے کہ وہ اللہ کے نازل کردہ چیز (حکم) سے ناخوش ہوئے تو اللہ نے (بھی) ان کے اعمال کو ضائع کر دیا)۔ تو اکثر لوگ رسول سے محبت نہیں کرتے بلکہ ان سے نفرت کرتے ہیں اور جو وہ لے کر آئے ہیں اس سے (بھی) نفرت کرتے ہیں گرچہ وہ یہ جانتے ہیں کہ اسے اللہ نے نازل کیا ہے۔

المَرتَبةُ الثَّالِثَة: العَزمُ عَلَى الفِعلِ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ عَرَفَ وَأَحبَّ وَلَكِن لَم يَعزِم خَوفًا مِن تَغيُّرِ دُنيَاه.	تیسرا مرتبہ: اس کام کو کرنے کا عزم کرنا۔ بہت سارے لوگ (حق) جانتے ہیں، اس سے محبت کرتے ہیں لیکن عزم نہیں کرتے اس خوف سے کہ ان کی دنیا بدل جائے گی۔
المَرتَبةُ الرَّابِعَةُ : العَمَلُ , وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ إذَا عَزَمَ أو عَمِلَ وَتَبَيَّنَ عَلَيهِ مَن يُعَظِّمُهُ مِن شُيُوخٍ أو غَيرِهِم تَرَكَ العَمَل .	چوتھا مرتبہ: عمل کرنا، بہت سارے لوگ جب عزم کرتے ہیں عمل کرنے کا یا عمل کرتے ہیں، پھر ان پر یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ بعض مشائخ (یا پیر) یا ان کے علاوہ وہ جن کی یہ تعظیم کرتے ہیں انہیں پتا چل گیا ہے، (ان کی وجہ سے) یہ عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔
المَرتَبةُ الخَامِسَةُ: أَنَّ كَثِيراً مِمَّن عَمِلَ لا يَقَعُ خَالِصاً فَإِن وَقَعَ خَالِصًا لَم يَقَع صَوَاباً.	پانچواں مرتبہ: بہت سارے لوگوں کا عمل اخلاص کے ساتھ نہیں ہوتا اور اگر اخلاص کے ساتھ ہے تو صحیح طور پر نہیں ہوتا۔
المَرتَبةُ السَّادِسَةُ: أَنَّ الصَّالِحِينَ يَخَافُونَ مِن حُبُوطِ العَمَلِ لِقَولِه تَعَالَى ﴿أَن تَحبَطَ أَعمَٰلُكُم وَأَنتُم لَا تَشعُرُون﴾ وَهذا مِن أَقَلِّ الأَشيَاءِ فِي زَمَانِنا	چھٹا مرتبہ: کہ نیک اور صالح لوگ اپنے عمل کے ضائع ہو جانے سے ڈرتے ہیں، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: ﴿أَن تَحبَطَ أَعمَٰلُكُم وَأَنتُم لَا تَشعُرُون﴾ (یعنی: کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال اکارت ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو) ہمارے زمانے میں (جس بات کا اہتمام) سب سے کم رہ گیا ہے۔

ساتواں مرتبہ: حق پر ثابت قدم رہنااور برے خاتمے سے ڈرتے رہنا جیسا کہ (نبی ﷺ کا) فرمان ہے: تم میں سے کوئی جنتیوں والا عمل کرتا ہے مگر اس کا خاتمہ جہنم والوں کے عمل پر ہوتا ہے۔ اور یہ بھی وہ چیز ہے جس سے نیک وصالح لوگ سب سے زیادہ ڈرتے ہیں اور یہ (بھی) ہمارے زمانے میں بہت کم ہے۔ لہذا، ان معاملوں میں اور ان کے علاوہ بھی لوگوں کے حال پر جو تم جانتے ہو (اگر) غور و فکر کروگے، تو تمہیں بہت ساری باتیں جو تم نہیں جانتے ہو معلوم ہو جائے گی۔ واللہ اعلم	**المرتبةُ السَّابِعَةُ : الثَّبَاتُ عَلَى الحَقِّ وَ الخَوفِ مِن سُوءِ الخَاتِمَةِ لقوله ﷺ إنَّ مِنكُم مَن يَعمَلُ بِعَمَلِ أَهلِ الجَنَّةِ وَيُختَمُ له بِعَمَلِ أَهلِ النَّارِ وَهَذهِ أَيضًا مِن أَعظَمِ مَا يَخَافُ مِنهُ الصَّالِحُونَ وَهِيَ قَلِيلٌ فِي زَمَانِنَا , فَالتَّفكُّر فِي حَالِ الذي تَعرِفُ مِنَ النَّاسِ في هذا وَغَيرِهِ يَدُلُّكَ عَلَى شَيءٍ كَثِيرٍ تَجهَلُهُ وَاللهُ أَعلَم.**

مصدر : الدرر السنية في الأجوبة النجدية ج٢ص ٧٤و ٧٥

والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات.تمت الترجمة يوم الأربعاء التاسع من شهر جمادى الآخرة سنة ثلاث وأربعين بعد الأربعمائة والألف .